



## سوال

سورت الانبیاء کی آیت میں ہے کہ **وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ اٰخِذًا لِمَنْ يَخُذُكَ اَنْ تَكُنَّ لِبَشَرٍ لِيَوْمِ تَأْتِي السَّحَابُ مَطَلَّةً** اور ہم نے آپ سے قبل کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھی۔ [الانبیاء: 34] اور دوسری طرف حدیث نبوی میں کسی بار اس چیز کا ہنر کرہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا ہے، یعنی کہ وہ زندہ ہیں، اس صورت حال میں آیت اور حدیث میں کیسے مطابقت پیش کی جاسکتی ہے؟

## جواب

الحمد لله

اول:

فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ اٰخِذًا لِمَنْ يَخُذُكَ اَنْ تَكُنَّ لِبَشَرٍ لِيَوْمِ تَأْتِي السَّحَابُ مَطَلَّةً** اور ہم نے آپ سے قبل کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھی۔ کیا پس اگر آپ فوت ہو گئے تو وہ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، اور ہم تمہیں برائی اور بھائی ہر طرح سے آزماتے ہیں، اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔ [الانبیاء: 35]

مذکورہ بالا آیت محکم ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: **لَيْسَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّكُمْ اَلْمَوْتُ وَاَيُّكُمْ اَلْحَيٰوةُ** اور تم نہیں جانتے ہو کہ تم میں سے کونسی جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: **لَيْسَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّكُمْ اَلْمَوْتُ وَاَيُّكُمْ اَلْحَيٰوةُ** اور تم نہیں جانتے ہو کہ تم میں سے کونسی جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: **لَيْسَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّكُمْ اَلْمَوْتُ وَاَيُّكُمْ اَلْحَيٰوةُ**

مذکورہ بالا آیت محکم ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: **لَيْسَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّكُمْ اَلْمَوْتُ وَاَيُّكُمْ اَلْحَيٰوةُ** اور تم نہیں جانتے ہو کہ تم میں سے کونسی جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: **لَيْسَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّكُمْ اَلْمَوْتُ وَاَيُّكُمْ اَلْحَيٰوةُ**

ترجمہ: ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ [آل عمران: 185]

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ اٰخِذًا

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے قبل کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی۔ [الانبیاء: 34]

ان تمام آیات میں مقصود یہ ہے کہ ہر ایک چیز نے لامحالہ مرنا ہی ہے، موت سے کوئی بھی چیز بچنے والی نہیں ہے چاہے وہ اس کے لیے کوشش کرے یا نہ کرے، ہر چیز کی ایک حتمی عمر اور مدت متعین ہے۔ "تفسیر ابن کثیر: (360/2)

تو آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ:

"بنی آدم میں سے کسی کو بھی ہم نے دنیا میں ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بھی ہم اس دنیا میں ہمیشہ کی زندگی دیں۔ چنانچہ اگر آپ فوت ہو جاتے ہیں تو کیا یہ مشرکین آپ کے بعد دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟ تو تقدیر ہی عبارت کچھ یوں ہوگی: (أَبْنُمُ الْاٰخِذًا لِمَنْ يَخُذُكَ اَنْ تَكُنَّ لِبَشَرٍ لِيَوْمِ تَأْتِي السَّحَابُ مَطَلَّةً)" مزید کے لیے دیکھیں: "الهدایة" از مکی (4754/7) اور اسی طرح "التفسیر البسیط" (69/15)۔

تو آیت میں مذکور "خلد" کا مطلب ہے: دنیا میں ہمیشہ کی زندگی۔

دوم:

عیسیٰ علیہ السلام کو اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا ہے اور انہیں ان کے کافر دشمنوں سے محفوظ کر دیا وہ پھر بھی اس وقت آسمان میں زندہ ہیں، یہ الگ بات ہے کہ وہ بھی قیامت سے قبل یقینی طور پر فوت ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ بات قرآن کریم میں بالکل صریح الفاظ میں موجود ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**وَأَنَّ مِنْ أُمَّلِ الْكِتَابِ الْأَلْيَمِ نَبَأٌ بِقَبْلِ مَوْتِهِ وَلَيَأْتِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا**

ترجمہ: تمام اہل کتاب ان [عیسیٰ علیہ السلام] کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے، اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [النساء: 159]

ابن کثیرؒ اپنی تفسیر (454/2) میں لکھتے ہیں کہ:

"[اس مسئلے میں مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد] ابن جریر کہتے ہیں: ان تمام اقوال میں سے صحیح ترین قول پہلا قول ہے، اور وہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد اہل کتاب میں سے کوئی بھی ان پر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکے گا، سب کے سب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ضرور ایمان لائیں گے۔

بلاشبہ ابن جریر رحمہ اللہ نے جو کچھ کہا ہے وہی صحیح ہے؛ کیونکہ آیات کا سیاق اس بات کا متقاضی ہے کہ یہودیوں کے دعوائے قتل عیسیٰ اور سولی جینے کے دعوے کی تردید ہو اور ان کے اس دعوے کو تسلیم کرنے والے جاہل عیسائیوں کا بھی رد ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح بتلادیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ ایسا نہیں ہے، بلکہ انہوں نے سیدنا عیسیٰ عیسیٰ شہید رکھنے والے شخص کو قتل کیا ہے اور انہیں اس چیز کا ادراک ہی نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتلادیا کہ سیدنا عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا ہے، وہ ابھی زندہ ہیں اور موجود ہیں، وہ قیامت سے قبل ضرور نازل ہوں گے، اس بارے میں صحیح متواتر روایات موجود ہیں اور ہم ان سب روایات کو بیان بھی کریں گے ان شاء اللہ۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، نیز نظام جزیرہ ختم ہو جائے گا، مطلب یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کسی سے بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے، تو لوگوں کے پاس دو ہی اختیار ہوں گے: اسلام قبول کریں یا قتل ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔

تو اس آیت نے یہ بتلایا ہے کہ اُس وقت تمام اہل کتاب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اس وقت ایمان لے آئیں گے، کوئی ایک عیسائی بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق سے پیچھے نہیں ہٹے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: **وَأَنَّ مِنْ أُمَّلِ الْكِتَابِ الْأَلْيَمِ نَبَأٌ بِقَبْلِ مَوْتِهِ تَرْجَمُهُ: تمام اہل کتاب ان کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے [النساء: 159] یعنی انہی عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل جن کے بارے میں یہودیوں اور ان کے ہمنواؤں نے قتل اور سولی چڑھانے کا دعویٰ کیا ہے۔**

**وَلَيَأْتِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا تَرْجَمُهُ: اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [النساء: 159] یعنی ان عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ کے آسمانوں پر اٹھانے جانے سے پہلے اور ان کے نازل ہونے کے بعد جو کام ان کے سامنے کیے تو ان کے بارے میں گواہی بھی دیں گے۔" ختم شد**

علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کے بارے میں حکمت ہے، چنانچہ ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"علمائے کرام کہتے ہیں کہ: صرف عیسیٰ علیہ السلام کو ہی نازل کیا جائے گا کسی اور کو نہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ یہود کا اس میں رد ہے کہ ان کے دعوے کے مطابق انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کو آشکار کر دیا اور یہ بھی بتلایا کہ خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان یہود کا قتل کریں گے۔

یا پھر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس لیے ہو گا کہ ان کا وقت قریب آچکا ہو گا تاکہ جب فوت ہوں تو انہیں بھی زمین میں دفن کیا جائے؛ کیونکہ مٹی سے پیدا ہونے والی مخلوق مٹی کے علاوہ کہیں نہیں فوت ہو سکتی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جس وقت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو دیکھا تو دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی امت محمدیہ میں شامل فرمادے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی، اور انہیں آخری زمانے میں نازل ہونے تک باقی رکھا، جب وہ نازل ہوں گے اسلام کی تجدید کریں گے اور اسی دوران دجال بھی نکلے گا جسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔" ختم شد

فتح الباری: (493/6)



سوم :

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد دنیا میں قیام کی مدت کتنی ہوگی؟ اس بارے میں بعض روایات کے اندر آتا ہے کہ وہ 7 سال تک ٹھہریں گے، جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ وہ چالیس سال تک ٹھہریں گے اور پھر ان کی وفات ہوگی، مسلمان ان کا جنازہ ادا کریں گے، جیسے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تو اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔۔۔ پھر لوگ سات سال تک رہیں گے اور کہیں دو لوگ بھی لیسے نہیں ہوں گے جن کے دلوں میں عداوت ہو، پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو یا ایمان ہو، وہ ہوا سب کی روح قبض کر لے گی)

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث یوں مروی ہے کہ: (عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال تک ٹھہریں گے، اور پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ ادا کریں گے۔)

بہر حال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ٹھہرنے کی مدت کتنی ہی کیوں نہ ہو، آخر کار ان کی وفات ہوگی، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، قیامت قائم ہونے سے قبل یہ معاملہ ہو کر رہے گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمْ وَلَيُؤْمِنَنَّ الْقِيَامَتِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ترجمہ: تمام اہل کتاب ان کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے، اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [النساء: 159]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق صراحت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی موجود ہیں کہ: (پھر انہیں فوت کیا جائے گا، اور ان کی نماز جنازہ مسلمان ادا کریں گے۔) اس روایت کو امام احمد: (9270) اور ابوداؤد: (4237) نے روایت کیا ہے۔

اگر قرآن کریم کی واضح نص سے ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل وفات لازمی ہوگی، مسلمانوں کا اس معاملے میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے؛ تو اس کا اس بات سے کوئی تضاد بنتا ہی نہیں ہے کہ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ہر زندہ چیز نے مرنا ہے، صرف وہی ذات بچے گی جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی؛ کیونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی مدت بقا اگرچہ لوگوں کی عمومی مدت سے کافی لمبی ہے لیکن پھر بھی محدود ہے، بلکہ دنیا کی پوری عمر کے مقابلے میں نہایت مختصر ہے تو دائمی زندگی کے ساتھ تو اس کا مقابلہ ہی نہیں بنتا۔ تو یہی وہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے لیے دنیا میں ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھی، ہمیشہ کی زندگی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں دے گا جب لوگوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

واللہ اعلم